احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 2 مارچ 2011ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

# الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 2مارچ 2011ء 26ربیع الاول 1432 ہجری 2/امان 1390ہش جلد 61-96 نمبر 50

## کوئی لوٹ مار نہیں

حضرت عمرو بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

ہمارے دین میں چھینا جھپٹی یا لوٹ مار کی کوئی گنجائش نہیں۔

(المعجم الکبر طبرانی جلد 17صفحہ 23حدیث :34)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

## امن کا بنیادی اصول

یہ اصول نہایت پیار، اورامن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں۔ اور خدا نے کروڑ ہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی۔ اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔

(تحفہ قیصریہ ۔روحانی خزائن جلدنمبر12ص259)

## اعتراض اور نکتہ چینی سے اعراض

تمام وہ فرقے جو ایک دوسرے سے مذہب اور عقیدہ میں اختلاف رکھتے ہیں، اپنے فریق مخالف پر کوئی ایسا اعتراض نہ کریں جو خود اپنے پر وارد ہوتا ہو۔ یعنے اگر ایک فریق دوسرے فریق پر مذہبی نکتہ چینی کے طور پر کوئی ایسا اعتراض کرنا چاہے جس کا ضروری نتیجہ اس مذہب کے پیشوا یا کتاب کی کسرشان ہو جس کو اس فریق کے لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مانتے ہوں تو اس کو اس امر کے بارے میں قانونی ممانعت ہو جائے کہ ایسا اعتراض اپنے فریق مخالف پر اس صورت میں ہرگز نہ کرے جبکہ خود اس کی کتاب یا اس کے پیشوا پر وہی اعتراض ہو سکتا ہو۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص167)

## نوع انسان سے ہمدردی

میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجالاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں۔ اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہوا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے۔ اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد نمبر17ص14)

## بیوت الحمد منصوبہ میں مالی قربانی

بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے- احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم وبیش 12 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (صدر بیوت الحمد منصوبہ)

## خوش قسمت شخص

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کیلئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم)

احباب اپنے عطیہ جات صدر انجمن احمدیہ (فضل عمر ہسپتال) کی مد امداد نادار مریضان / ڈویلپمنٹ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مکرم پروفیسر (ر) قریشی عبدالجلیل صادق صاحب

# مجلس صحت پاکستان۔تعارف وخدمات

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک مومن کا تعارف بسطۃً فی العلم والجسم کے بابرکت الفاظ سے بھی کروایا ہے۔ اسی طرح حدیث نبوی ہے کہ ’’ایک صحت منداور طاقتور مومن ضعیف اور کمزور مومن سے بہتر ہے‘‘۔ انگریزی کا مشہور مقولہ ہے A Sound Mind In A Sound Body اور عربی میں العقل الصحیح فی الجسم الصحیح بھی اسی حقیقت کی غمازی کرتا ہے۔ رسول کریم ﷺ جسمانی صحت اور اس کو برقرار رکھنے کے لئے ورزشی مقابلہ جات کا اہتمام کروایا کرتے اور اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ ان کا مظاہرہ بھی کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے حضرت عائشہؓ کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کیا جس میں حسن اتفاق سے حضرت عائشہؓ جیت گئیں پھر کسی اور موقع پر ایسی ہی دوڑ کے مقابلہ میں آنحضور ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو ہرا دیا اور فرمایا کہ آج میں نے بدلہ لے لیا ہے۔اسی طرح حضرت مسیح موعود بھی جسمانی صحت کو برقرار رکھنے پر بڑا زور دیا کرتے تھے۔بعض روایات کے مطابق آپ مگدر اٹھایا کرتے تھے۔ پھر ایک موقع پر ایمانی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپ نے سیالکوٹ میں ایک سکھ کے ساتھ دوڑ لگائی اور اسے شکست دی۔ روزانہ کی سیر آپ کی زندگی کا ایک نمایاں پہلو رہا ہے۔ یہ ایک خوشکن اور ایمان افروز حقیقت ہے کہ سیر کے دوران آپ کے ملفوظات کا ایک بڑا حصہ معرض وجود میں آیا۔جس میں دینی،تاریخی،طبی اور فقہی مسائل پر دلنشین اور سادہ پیرائے میں سیر میں شامل رفقاء کے علمی اور ذہنی معیار کو مدنظر رکھ کر گفتگو فرماتے اور جلد شائع ہو جانے سے جماعتی لٹریچر میں یہ ملفوظات محفوظ کر لئے گئے۔

خلفائے احمدیت نے احباب جماعت کی روحانی اور اخلاق تربیت اور نشوونما کے ساتھ ساتھ ان کی جسمانی اور ذہنی صلاحیت کو اجاگر کرنے کے لئے نہ صرف اپنا اعلیٰ ذاتی نمونہ پیش کیا بلکہ بڑی مؤثر تحریکات اور پروگراموں سے بھی نوازا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تیراکی اور گھوڑ سواری، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود کشتی رانی، پرندوں کا شکار اور سبک رفتاری سے پیدل چلنا، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا باسکٹ بال، کشتی رانی اور گھوڑ سواری (خیل للرحمان کا قیام)، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا کبڈی، سیر، سائیکل سواری اور دیگر کھیلوں سے غیر معمولی دلچسپی نیز موجودہ حضور ایدہ اللہ کی مختلف کھیلوں سے ذاتی دلچسپی اور سرپرستی ہم سب کے لئے مسلسل مشعل راہ ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مجلس صحت کا قیام 1977ء میں فرمایا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس کو مزید منظّم کرتے ہوئے ہر کھیل کے بارہ میں تفصیلی ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے چوہدری انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ کو پہلا صدر مقرر فرمایا اور پھر علی الترتیب چوہدری بشیر احمد صاحب، چوہدری اللہ بخش صادق صاحب، مکرم میجر عبدالقادر صاحب، مکرم میجر شاہد سعدی صاحب صدر مجلس ربوہ پاکستان رہے۔ 2003ء میں یہ ذمہ داری حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس عاجز (عبدالجلیل صادق) کے سپرد فرمائی۔

صدر صاحب تزئین ربوہ کمیٹی کے تعاون سے اس عرصہ میں پورے ربوہ میں مختلف کھیلوں کی گراؤنڈز، کورٹس اور ہال تعمیر کئے گئے ہیں۔ احباب کی معلومات اور دعا کی غرض سے ان کا اجمالی خاکہ پیش خدمت ہے۔

اس وقت مختلف محلّہ جات میں والی بال کی 24 باقاعدہ لوہے کے پولز والی گراؤنڈز موجود ہیں جن میں سارا سال مجلس صحت کے تعاون سے کھیل جاری رہتا ہے۔

☆فٹ بال کی چھ گراؤنڈز جن کے گرد باڑ (Fence) لگی ہوئی ہے موجود ہیں۔ (بعض گراؤنڈز میں نیا گھاس لگوایا جارہا ہے)

☆جلسہ گاہ میں کرکٹ کی بین الاقوامی معیار کی گراؤنڈ کے علاوہ، گھوڑ دوڑ گراؤنڈ اور بعض محلّہ جات کی گراؤنڈز میں Hard اور ٹینس بال کے ساتھ کھیل ہو رہا ہے۔

☆کبڈی کے لئے فیکٹری ایریا بالمقابل ضیاء الاسلام پریس ایک وسیع گھاس والی گراؤنڈ موجود ہے۔

☆ہاکی کے لئے رحمت شرقی میں گھاس والی قومی معیار کی گراؤنڈ موجود ہے جس میں باقاعدگی سے کھیل ہوتا ہے۔اسی طرح دارالنصر غربی میں بھی یہ سہولت موجود ہے۔

☆ہیلتھ کلب ناصر سپورٹس کمپلیکس میں موجود ہے جہاں جدید ترین مشینیں پریکٹس کے لئے موجود ہیں یہاں 50 سے 60 خدام اور اطفال روزانہ حصہ لیتے ہیں۔اس کے علاوہ دارالنصر غربی میں بھی یہ سہولت موجود ہے۔لجنہ اماء اللہ نے اپنے ہال میں کچھ مشینیں رکھی ہوئی ہیں۔ جن سے مستورات مستفیض ہوتی ہیں۔ یہ ساری مشینیں مجلس صحت نے مہیا کی ہوئی ہیں۔ مارشل آرٹس میں 40 خدام، 30 اطفال اور 20 ناصرات مختلف Events میں شمولیت اختیار کرتے ہیں۔

☆اسی طرح فیکٹری ایریا کا سوئمنگ پول جو ہر لحاظ سے معیاری ہے۔موسم گرما میں 300 سے 400 تیراکوں کے لئے تیراکی کی سہولت فراہم کرتا ہے اور بعض ضلعی، صوبائی اور قومی مقابلہ جات کے لئے بھی دستیاب ہوتا ہے۔

☆ناصر سپورٹس کمپلیکس میں لان ٹینس اور سکواش کورٹس بھی موجود ہیں۔

☆باسکٹ بال کی بین الاقوامی معیار کی دو کورٹس عقب بیت المبارک سرگودھا روڈ کے علاوہ تعلیم الاسلام کالج کی خستہ کورٹس، دارالرحمت وسطی کی گراسی کورٹ اور جامعہ جونیئر کی معیاری کورٹس میں کھیل جاری ہے۔

☆سائیکل ریس کے لئے جلسہ گاہ کا پختہ Track استعمال میں لایا جاتا ہے۔

☆بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس ایوان محمود کے علاوہ انصاراللہ ہال اور آٹھ مختلف محلّہ جات میں ان کی کورٹس موجود ہیں جہاں فلڈ لائٹ میں بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کا کھیل ہوتا ہے۔

☆ہائیکنگ کا سامان 20/افراد (تین گروپس) کے لئے موجود ہے اور Hikers کو اپنی Trips پر جانے کے لئے یہ سامان مہیا کر دیا جاتا ہے جو بعد میں Hikers بحفاظت واپس جمع کروا دیتے ہیں۔

☆مجلس صحت کا مرکزی دفتر مبشر مارکیٹ دارالرحمت غربی میں ہے۔ جہاں پر بعض کھیلوں کے سامان کے لئے الماریاں بنائی گئی ہیں۔ نیز مجلس صحت کی ایگزیکٹو باڈی اور صدران کھیل کی میٹنگز کا انعقاد بھی یہاں کیا جاتا ہے۔

یہ بات یاد رہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان و مقامی اور اطفال الاحمدیہ کے تحت منعقد ہونے والے ہر قسم کے ٹورنامنٹس میں نیز بیرون ربوہ جانے والی ٹیموں اور ربوہ آنے والی ٹیموں کے سلسلہ میں بھی مجلس صحت ہر قسم کا تعاون فراہم کرتی ہے۔

آخر میں نوجوان بھائیوں سے خاص طور پر درخواست ہے کہ وہ ربوہ میں ان موجود سہولتوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور انصار بھائیوں سے گزارش ہے کہ وہ بھی گاہے بگاہے گراؤنڈز میں جا کر کھلاڑیوں کی نگرانی اور حوصلہ افزائی فرمایا کریں اور اس طرح ان کی بالواسطہ تربیت کے سامان فراہم ہو جایا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سہولتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشتا رہے۔آمین

---

مکرم حامد کریم محمود صاحب

# جماعت احمدیہ ایمسٹرڈیم کی جماعتی مساعی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہالینڈ کے سب سے بڑے شہر ایمسٹرڈیم میں جماعت احمدیہ کو ایک بہت خوبصورت مرکز عطا ہوا ہے جس کا نام حضور انور نے بیت المحمود عطا فرمایا ہے۔

ایمسٹرڈیم کے ریجن میں تین جماعتیں ہیں۔ 17/نومبر 2010ء کو بیت المحمود میں صبح ساڑھے دس بجے نماز عید الاضحیٰ ادا کی گئی۔ بیت المحمود کے دونوں ہال احباب و خواتین سے پر تھے۔خاکسار نے نماز عید پڑھائی اور بعد میں ڈچ اور اردو دونوں زبانوں میں خطبہ دیا۔

ہالینڈ کے ایک نیشنل اخبار Het Parool کی اخباری نمائندہ فوٹوگرافر کے ساتھ تشریف لائیں۔اور تین چار احباب سے تفصیلی انٹرویو بھی لیا۔18/نومبر کو ایک بہت بڑی رنگین تصویر اور جماعت کا تفصیلی تعارف قربانی کی حقیقت پر مشتمل اخبار میں شائع ہوا۔یہ اخبار پورے ہالینڈ میں پڑھا جاتا ہے۔اس طرح لاکھوں افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

ایمسٹرڈیم کے ریجن میں احمدی احباب نے 12 قربانیاں جانوروں کی ادا کیں۔اور سنت ابراہیمی کی یاد تازہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے یہ قربانیاں پیش کرنے کی توفیق ملی۔

اسی طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں اور عید الاضحیٰ کی مناسبت سے جماعت Amstelveen نے 11.750 جماعتی تعارفی فولڈرز تقسیم کئے۔

27 نومبر 2010ء جماعت Amstelveen نے فلسفہ حج اور طریقہ حج کے بارہ میں ایک پروگرام کا انعقاد کیا۔اس مقصد کے لئے ایک ہال کرائے پر لیا گیا۔مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ نے اس پروگرام کی صدارت کی۔ تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا۔اس کے بعد حج کے بارہ میں ایک تقریر کی گئی اس کے بعد خاکسار نے اپنے سفر حج کے بارہ میں تاثرات تفصیلاً بیان کئے۔اس کے بعد سوال وجواب کا سیشن ہوا۔مہمانوں نے بہت دلچسپی سے سوال کئے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں زیادہ سے زیادہ دین حق کا نام اہالیان ہالینڈ تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 4 فروری 2011ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم شریف احمد بانی صاحب

# میرے بڑے بھائی۔ میاں منیر احمد بانی صاحب

قسط دوم آخر

ایک سال متحدہ پنجاب کے ہیڈ ماسٹرز کی سالانہ کانفرنس قادیان میں ہوئی۔ صدر کسی آریہ سماج سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ بہت ہی سحر البیان مقرر اور زندہ دل انسان تھے۔ ان کا قیام بورڈنگ تحریک جدید کی عمارت کے قریب کیا گیا تھا۔ خاکسار اور چند دوسرے طلبا کے ذمہ ان کی خدمت کا فریضہ تھا ایک دوپہر کے کھانے کے بعد انہوں نے ایک چھوٹے بچے سے پوچھا۔ تم بڑے ہو کر کیا بنو گے۔ اس نے فی الفور جواب دیا ہر احمدی (دین) کا بہادر سپاہی ہوتا ہے۔ اسی راہ میں میری جان قربان ہوگی۔ بچے کا یہ بیان سن کر وہ سکتہ میں آ گئے اور بعد میں مختلف مجالس میں اپنی تقاریر میں یہ ذکر کیا۔ کہ احمدی بچوں میں یہ جذبہ نہایت قابل تعریف ہے اور جس قوم کے بچوں میں ایسا جذبہ ہو۔ وہ قوم ضرور کامیاب ہوگی۔

جس شخص نے بھی چند یوم اس پاک بستی میں گزارے ہیں۔ خواہ وہ کسی علاقے، ملک یا قوم ہو ہو، وہ ’’ثم قادیانی‘‘ ہو جاتا ہے۔ اور اس کا دل پکار اٹھتا ہے:۔ ؎

خیال رہتا ہے ہمیشہ اس مقام پاک کا
سوتے سوتے بھی یہ کہہ اٹھتا ہوں ہائے قادیان

آپ کے اساتذہ کرام بھی برادرم منیر احمد صاحب سے بڑی محبت اور شفقت سے پیش آتے تھے۔ جب تعلیم الاسلام کالج لاہور میں تھا حضرت صاحبزادہ میرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث اس زمانہ میں کالج کے پرنسپل تھے۔ آپ ہمیشہ میرا خاص شاگرد اور میرا منیر کہہ کر یاد فرمایا کرتے تھے۔ کئی دفعہ شکار پر اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے۔ اسی طرح سکول کے سب اساتذہ اپنے اس لائق شاگرد سے بڑی شفقت سے پیش آتے تھے۔ میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی سکول کے ہیڈ ماسٹر رہے اور بعد میں امریکہ میں جماعت کے مشنری بھی رہے۔ انہوں نے اپنے خط میں برادرم منیر احمد صاحب کو لکھا۔

عزیزم محترم میاں منیر احمد بانی۔ السلام علیکم مجھے کل عزیزم شریف احمد بانی کا ارسال کردہ آپ کا مضمون، آپ کے زمانہ قادیان کے بارہ میں پڑھنے کا موقعہ ملا۔ آپ کو آپ کے سکول کے زمانہ یعنی آپ کے بچپن سے ہی زیادہ تر جانتا ہوں۔ آپ کی سعادت مندی اور اساتذہ کے ادب و احترام کی آپ کی صفت سے خاص طور پر متاثر تھا اور ہوں لیکن اس زمانہ کے بعد آپ نے جس صلاحیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ بالخصوص مشاہدہ کا ملکہ، وہ تو واقعتہً ایک نہایت قابل قدر چیز ہے۔ انگریزی کا ایک محاورہ ہے۔

Observation is selective

لیکن آپ نے Selection والی تو کوئی بات چھوڑی ہی نہیں۔ ہر چیز پر نظر رکھتے ہیں اور نہایت عمدہ انداز اور الفاظ میں اسے بیان کرتے ہیں۔ فصاحت و بلاغت کے مالک ہیں اور اخلاص و اخلاق کے پیکر کہتے ہیں۔ دنیا میں دو اشخاص ایک دوسرے سے حسد نہیں کرتے۔ باپ اور استاد، بیٹا اور شاگرد چاہے کتنا ہی بلند اور ارفع نہ ہو جائے۔ باپ اور استاد ان سے حسد نہیں کرتا۔ بس یہی کیفیت میری ہے۔ آپ کے والد مرحوم میں جو نمایاں اوصاف تھے۔ اللہ کے فضل سے سب آپ نے اپنا لئے ہیں۔ جن کا عملی ثبوت دیکھ کر میں بے حد خوش ہوں چنیوٹ کے زمانہ میں تو شریف ابھی عملاً بچہ ہی تھے۔ اس لئے ان سے زیادہ قرب نہ تھا۔ لیکن آپ سے دلی محبت اور انس تھا اور یہ باہمی نوعیت کا تھا۔ جو اگرچہ مرور زمانہ سے اپنی نوعیت تبدیل کر چکا ہے۔ لیکن دائم و قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ خوش و خرم رکھے اور ہر امتحان اور آزمائش سے دور رکھے۔ میرے دنیا میں سینکڑوں شاگرد ہیں۔ ہر ایک کے ساتھ دلی محبت ہے۔ لیکن منیر۔ منیر ہی ہے۔

والسلام مع الاکرام۔ محمد ابراہیم

حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا استاد ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ آپ نے اپنے ایک دوسرے خط میں لکھا۔

’’اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہانوں کی نعمتوں سے نوازے اور نوازتا رہے۔ آپ ان پیارے معدودے چند خاندانوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے مجھے کبھی نہیں بھلایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء حقیقتاً حضرت امام رابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعد آپ ان دوستوں اور محبوں میں سے ہیں۔ جن کے متعلق حضور نے مجھے اپنی فوٹو بھجواتے ہوئے اس پر لکھا تھا۔ آپ میرے وہ استاد ہیں کہ جن کو نہ ان کے شاگردوں نے بھلایا اور نہ کبھی استاد نے ان کو بھلایا اور بانی صاحب۔ آپ کی شان ہی نرالی ہے۔‘‘

ہندوستان کی احمدی جماعتوں میں جماعت احمدیہ کلکتہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی فعال جماعت ہے اور ہر لحاظ سے دینی کاموں میں پیش پیش رہنے والی جماعتوں میں سے ہے۔ تقسیم ملک سے پہلے تو جماعت کا بیشتر حصہ پنجابی حضرات پر مشتمل تھا۔ جو اپنے کاروبار یا ملازمت کے سلسلہ میں یہاں مقیم تھے۔ ان کا ایک بڑا حصہ چنیوٹ سے تعلق رکھتا تھا اور یہ لوگ نسبتاً خوشحال تھے اور مالی قربانی میں دل کھول کر حصہ لیا کرتے تھے۔ 1963ء میں کلکتہ میں ایک خوبصورت بیت الذکر بھی تعمیر ہو گئی تھی۔ لیکن تقسیم ملک کے بعد آہستہ آہستہ ان لوگوں کی اکثریت پاکستان چلی گئی۔ پرانے خاندانوں میں سے بہت تھوڑے کلکتہ میں اس وقت قیام پذیر ہیں۔ پرانے بزرگ تو اللہ کو پیارے ہو گئے۔ لیکن ان کی اولادیں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت سے محبت کرنے والی ہیں۔ انہیں پرانے خاندانوں میں میرے بھائی میاں منیر احمد بانی اور میاں نصیر احمد بانی ہیں۔ یہ دونوں بھائی اور ان کی اولادیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حتی المقدور جماعت کی خدمت کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں۔ برادرم منیر احمد صاحب آخری وقت تک جماعت کلکتہ کے ایک فعال ممبر رہے۔ جماعت کے مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ جماعت کی خدمت کے لئے تیار رہتے تھے۔ آپ کو جوانی کی عمر میں ہی سخت قسم کی ذیابیطس لاحق ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے صحت بہت کمزور ہو گئی تھی۔ لیکن آپ کی ہمت آخر وقت تک جوان تھی۔ جماعت کے تقریباً ہر جلسہ میں آپ کی تقریر ضرور ہوتی تھی۔ آپ کو نوجوان نسل کی تربیت کا بہت خیال رہتا تھا۔ اس لئے آپ زیادہ تر تربیتی موضوعات پر تقریر فرمایا کرتے تھے۔ قرآن مجید سے آپ کو بہت محبت تھی۔ ایک یا دو پارے آپ نے حفظ بھی کئے تھے۔ آخر عمر میں زیادہ تر حضرت مصلح موعود کی تفسیر کبیر ہی آپ کے زیر مطالعہ رہتی تھی۔ MTA کے آنے سے پہلے TV دیکھنے کے سخت خلاف تھے۔ مال و دولت کی فراوانی کے باوجود آپ کے گھر میں TV نہیں تھا۔ جب MTA کا اجرا ہوا۔ تو پھر گھر میں TV آ گیا۔ لیکن میں نے انہیں کبھی MTA کے علاوہ اور کوئی چینل دیکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

1974ء میں جب ہمارے والد میاں محمد صدیق صاحب بانی کی وفات ہوئی۔ تو اس وقت انہوں نے خدمت خلق کے بہت سے کام شروع کر رکھے تھے۔ جن میں سے کچھ کا تعلق درویشان قادیان سے تھا اور سارے ہندوستان میں مختلف مقامات پر بیوگان اور یتامیٰ کو وظائف اور امداد کا سلسلہ تھا۔ جناب والد صاحب کی وفات کے بعد برادرم منیر احمد صاحب نے خدمت خلق کے تمام کام اسی طرح جاری رکھے۔ جس طرح حضرت والد صاحب مرحوم کی زندگی میں جاری تھے۔ بلکہ مزید کئی نئے وظائف بھی جاری کئے اور یہ سلسلہ 1974ء سے لے کر 2010ء میں آپ کی وفات تک مسلسل 36 سال جاری رہا اور یہ بات نہایت خوش آئند ہے کہ میرے دوسرے بھائی میاں نصیر احمد صاحب بانی اب اسی طرح ان تمام خدمت خلق کے کاموں کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں برکت دے اور انہیں بھی اپنے بزرگوں کی طرح بیش از بیش دینی خدمات کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

کلکتہ میں ہماری موٹر پارٹس کی دکان ہے۔ منیر بھائی کمزور صحت کے باوجود کاروباری معاملات میں بھی بھرپور حصہ لیتے تھے اور جوانوں سے زیادہ محنت کے عادی تھے۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا۔ کاروباری حالات بہت اچھے تھے اور دوکان پر ہر وقت خریداروں کا رش رہتا تھا۔ منیر بھائی نے ایک دفعہ بہت دلچسپ واقعہ مجھے سنایا۔ کہنے لگے ایک دفعہ ہم دکان پر اپنے کام میں مصروف تھے اور خریداروں کا غیر معمولی رش تھا۔ میں نے دیکھا ایک صاحب ایک کونے میں کھڑے ہیں اور کافی دیر سے انتظار کر رہے ہیں۔ میں نے ان سے معذرت کی۔ کہ آپ کو کافی دیر تک انتظار کرنا پڑا ہے۔ فرمائیے۔ آپ کی کیا خدمت کریں۔ ان صاحب نے کہا۔ میں انتظار کرتا ہوں۔ آپ دوسرے خریداروں سے فارغ ہو جائیں۔ تو پھر بات کروں گا۔ فارغ ہونے میں مزید گھنٹہ بھر لگ گیا۔ پھر میں نے انہیں اپنے پاس بٹھایا اور دریافت کیا۔ کہ آپ کی کیا خدمت کی جائے۔ وہ صاحب کہنے لگے۔ نہ آپ مجھ سے واقف ہیں اور نہ ہی اس سے پہلے کبھی میری آپ سے ملاقات ہوئی ہے۔ میں ایک احمدی ہوں اور حیدر آباد (دکن) سے آیا ہوں۔ جماعتی خدمات کے حوالے سے سیٹھ محمد صدیق بانی صاحب کا نام سن رکھا تھا۔ ذاتی واقفیت کوئی نہیں تھی۔ اپنے کسی کام سے مجھے کلکتہ آنا تھا۔ تو سوچا کہ آپ لوگوں سے بھی ملاقات کرتا چلوں مجھے کام کوئی نہیں ہے۔ صرف آپ سے ملنے آپ کی دکان پر آیا ہوں۔ لیکن سب سے دلچسپ بات جو اس دوست نے بتائی۔ وہ یہ تھی کہ جب میں حیدر آباد سے چلا۔ تو میں نے آپ لوگوں کی ایک خیالی تصویر اپنے ذہن میں بنائی تھی۔ کہ یہ سیٹھ لوگ ہیں۔ جماعتی خدمات کرتے ہیں۔ بہت امیر کبیر لوگ ہوں گے۔ ان کی دکان یا دفتر میں سفید براق چاندنی کا فرش ہو گا۔ چاروں طرف گاؤ تکئے لگے ہوں گے ملازم ہاتھ باندھ کر آگے پیچھے کھڑے ہوں گے اور سیٹھ صاحبان ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر حکم چلا رہے ہوں گے۔ وہ دوست کہنے لگے۔ کہ جب میں آپ کی دکان پر آیا اور آپ لوگوں کا حال دیکھا۔ کہ آپ لوگ تو ایک عام مزدور سے بھی زیادہ سخت محنت کرتے ہیں اور آپ کا لباس۔ رہن سہن ایک عام معمولی آدمی سے بھی کمتر ہے۔ تو میں بہت حیران ہوا۔ کہ میں کیا تصور باندھ کر آیا تھا اور یہ لوگ کس حالت میں ہیں۔ برادرم منیر احمد صاحب نے اس دوست کو کہا۔ کہ عیش و عشرت میں بڑائی نہیں ہوتی۔ ہمیں ہمارے والد صاحب نے یہی تعلیم دی

ہے۔ کہ سخت محنت کرو۔ اسی میں عظمت ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ وہ اسی کی راہ میں خرچ کرو۔ یہی ہماری پیدائش کی غرض ہے اور یہی ہماری پیدائش کا مقصد ہے۔

خدمت خلق کا آپ کو بہت شوق تھا اور خدمت کے نئے طریقے سوچتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کو خیال آیا کہ مستحق افراد کی امداد روپے پیسے سے ہم کرتے ہیں۔ یہ لوگ ضرورت مند ہوتے ہیں اور اپنی اشد ضرورتوں پر یہ رقم خرچ کر دیتے ہیں۔ ہم لوگ جو انواع و اقسام کے میوہ جات سارا سال کھاتے ہیں۔ ان غربا نے تو کبھی یہ پھل چکھے بھی نہیں ہوں گے۔

اس خیال کے آتے ہی آپ نے فروٹ منڈی میں ملازم کو بھیجا۔ گرمیوں کے دن تھے۔ آم کا موسم تھا۔ منڈی قسم قسم کے آموں سے بھری ہوئی تھی۔ آپ نے اچھی خاصی تعداد میں آم منگوائے۔ جو اعلیٰ درجہ کے تھے۔ غریب احمدی احباب کی فہرست آپ کے پاس پہلے سے موجود تھی۔ اس کے مطابق سب احباب کے نام کے مطابق پارسل بنائے اور خود ہر ایک کے گھر جا کر وہ آم دے کر آئے۔

چند روز بعد ان دوستوں میں سے ایک نے کہا۔ کہ میں اکثر سنا کرتا تھا۔ کہ ہر دانے پر کھانے والے کا نام اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔ جو اس کھانے والے کو پہنچتا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے کسی آم یا پھل پر ہمارا نام بھی لکھا۔ جو ہماری قسمت میں پھل کھانا نہیں ہے۔ لیکن جب آپ نے آموں کا تحفہ بھیجا۔ تو دل نے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھولا نہیں ہے۔ ہمارے نام کے پھل اس نے ہمیں بھجوا دیئے ہیں۔

عام طور پر یہ دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ لمبی بیماری سے انسان چڑچڑا اور بدمزاج ہو جاتا ہے۔ برادرم کو ذیابیطس کی تکلیف تقریباً چالیس سال سے تھی اور ذیابیطس بھی نہایت سخت قسم کی تھی۔ دن میں تین دفعہ انسولین کا انجیکشن لگانا پڑتا تھا۔ بیماری کی وجہ سے سوکھ کر کانٹا ہو گئے تھے۔ لیکن بیماری کے باوجود آخری وقت تک سخت محنت کرتے رہے اور کبھی کام کا ناغہ نہیں کیا اور سب سے بڑی خوبی یہ تھی۔ کہ انتہائی زندہ دل اور خوش مزاج انسان تھے۔ اپنا پرایا جو بھی چند لمحے آپ کے پاس بیٹھ جاتا۔ آپ کا مداح ہو جاتا۔ چار پانچ سال کے بعد کبھی مجھ سے ملنے کراچی آتے۔ ہماری مارکیٹ کے دوکاندار۔ جو ان سے بالکل واقف نہیں ہوتے تھے۔ جب ان کے ساتھ دو گھڑی بیٹھ جاتے۔ تو بار بار آ کر ان کی گفتگو سے لطف اندوز ہوتے۔ جب ان کی وفات کی اطلاع یہاں کراچی میں مارکیٹ والوں کو ہوئی۔ تو بہت سے لوگ تعزیت کے لئے میرے پاس آئے اور سب لوگ یک زبان ہو کر ان کی خوش مزاجی اور زندہ دلی کی تعریف کر رہے تھے۔

آپ کا بیٹا عزیزم تنویر احمد بانی ماشاء اللہ بہت نیک اور سعادت مند ہے اور جماعتی کاموں میں بڑی مستعدی سے حصہ لیتا ہے۔ گزشتہ دو، اڑھائی سال سے خدام الاحمدیہ کلکتہ کا قائد ہے۔ مرحوم بھائی اپنے بیٹے کی جماعتی خدمات سے بہت خوش تھے اور اکثر خطوں میں بڑی خوشی کا اظہار کرتے تھے۔

مرحوم موصی تھے۔ اپنی زندگی میں وصیت کا سارا حساب صاف کر چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیّین میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے اہل و عیال کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 14 جولائی 2010ء ''بیت الفضل'' لندن میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

جنت فردوس میں جائیں گے کچھ جو بے حساب
اے خدا۔ ان میں ہی کرنا میرے بھائی کی چُنید

# آڑو
## صحت بخش اور غذائیت سے بھرپور پھل

### آڑو کا اصل وطن اور اقسام

آڑو جس کا اصل وطن ایران اور چین ہے نظر نواز، زرد و سرخ رنگت کے علاوہ اس کا نرم، شیریں گودا اپنا انوکھا مزا رکھتا ہے۔ شمالی کوہستان کی وادیوں میں پلنے بڑھنے والے اس پھل کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک پکنے کے بعد ذرا سے دباؤ کے ساتھ درمیان میں سے کھل جاتا ہے اور اس کی گٹھلی بڑی آسانی کے ساتھ گودے سے الگ ہو جاتی ہے۔ دوسری سفید رنگت لئے ہوتی ہے اور اس کا گودا اس کی گٹھلی سے چمٹا رہتا ہے۔ اس کا ذائقہ کم شیریں ہوتا ہے۔ آڑو کی یہ قسم چین میں بہت پسند کی جاتی ہے۔ سفید آڑو کی کاشت بلوچستان میں زیادہ ہوتی ہے۔

### اجزاء اور فوائد

آڑو میں حراروں کے علاوہ پروٹین، کیلشیئم، فولاد، میگنیزیئم، فاسفورس، پوٹاشیئم، سوڈیم، حیاتین ج اور حیاتین الف بھی ہوتا ہے۔ اس پھل میں خاص طور پر بورون خوب ہوتا ہے، جو خون میں ایسٹروجن کی سطح بڑھا دیتا ہے۔

بورون ہڈیوں کے کیلشیئم کے ضیاع یا نقصان کو روکتا ہے۔ آڑو کا گودا جگر کا بھی دوست ہوتا ہے۔ اس کے استعمال سے جگر کی سستی دور ہوتی ہے گویا یہ Sluggish Liver کے لئے مؤثر پھل ثابت ہوتا ہے۔ جگر کا فعل سست ہونے کی صورت میں صحت کی کئی شکایتیں لاحق ہوتی ہیں، ہضم کا عمل سست ہوتا ہے، چکنائیوں کے جذب و ہضم میں مشکل پیش آتی ہے اور مستقل تھکن رہنے لگتی ہے، اس لحاظ سے اس کا استعمال بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

100 گرام آڑو میں 87 گرام سے زیادہ پانی ہوتی ہے۔ یہ لطیف اور خوشبودار پانی جسم کی بڑھی ہوئی حرارت کو کم کرتا ہے۔ اس سے خاص طور پر پھیپھڑوں اور حلق کی خشکی دور ہوتی ہے، خشک کھانسی اور سانس میں مشکل یا دقت کی شکایت ختم ہو جاتی ہے۔

اپنے لطیف اور زود ہضم فولاد کی وجہ سے آڑو جسم میں خون کی کمی بھی دور کر دیتا ہے، رنگت نکھارتا اور آنتوں کی حرکت اس کے گودے میں شامل ریشے سے تیز ہو کر قبض دور ہو جاتا ہے۔ غذائی نالی اور معدے کا ورم بھی آڑو سے دور ہوتا ہے۔ اسی طرح ورم گردہ کی شکایت بھی اس سے دور ہوتی ہے۔ گردے مثانے کی پتھری کے لئے بھی آڑو مفید ہے۔ آڑو کے استعمال سے ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ جسم میں القلیت کی کمی دور ہوتی ہے۔ یعنی تیزابیت اعتدال پر آ جاتی ہے۔ آنتوں کے کیڑوں کے لئے بھی یہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اس کے پتے بھی اس مقصد کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ذیابیطس میں بڑھی ہوئی پیاس بھی آڑو کھانے سے کم ہو جاتی ہے۔

### حسن افزا پھل

آڑو کا شمار حسن افزا پھلوں میں ہوتا ہے۔ اس کے اہم قیمتی اجزاء خاص طور پر فولاد، جگر کی اصلاح کی وجہ سے جذب ہو کر صحت مند خون بناتا ہے۔ اندرونی طور پر حسن افزائی کا سامان کرنے کے علاوہ اس کا بیرونی استعمال بھی جلد کی رنگت کو نکھارتا ہے۔ اس کے گودے کا لیپ جلد کے نکھارنے میں مدد دیتا ہے۔ پندرہ بیس منٹ تک چہرے پر اس کا لیپ یا ماسک لگا رہنے دیں اور پھر پانی سے چہرہ دھو لیں۔ جلد کی تازگی اور رنگت بڑھ جائے گی۔

یہ ضرور یاد رہے کہ اس کی کثرت سے آنتوں میں خراش ہو سکتی ہے۔ جن لوگوں کی آنتیں حساس ہوتی ہیں انہیں اسے قابل ہضم مقدار میں ہی کھانا چاہئے۔ (ہمدرد صحت مئی 2009ء)

---

مکرمہ عطیہ چیمہ صاحبہ

## حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی ایک یاد

کچھ عرصہ قبل مکرمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ کا حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے بارہ میں ایک تفصیلی مضمون ''الفضل'' میں پڑھا۔ نہ صرف بہت لطف آیا بلکہ دل سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ کے لئے دعا بھی نکلی۔

اسی حوالے سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی ایک یاد بھی تازہ ہوگئی۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب خاکسار نے بیوت الحمد سکول نیا نیا جوائن کیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب و بیگم صاحبہ ربوہ تشریف لائے تو سکول ہذا میں نظارت تعلیم کے دیگر سکولز مریم گرلز ہائی سکول دارالنصر اور طاہر پرائمری سکول طاہر آباد نیز بیوت الحمد سکول جو اس وقت پرائمری سکول تھا میں ایک نشست کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں حضرت میاں صاحب نے بچوں کو بڑی شفقت سے قادیان کے حالات و واقعات سنائے۔ خاکسار کی ڈیوٹی ریفریشمنٹ کی تھی۔ جب پیپسی کی لٹر بوتل خاکسار نے کھولی تو شاید گیس زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ حضرت میاں صاحب کے آف وائٹ کپڑوں کے اوپر بھی گر گئی میں شدید ڈر گئی کہ شاید ان کو کتنا غصہ آئے لیکن آپ نے زور کا قہقہہ لگایا اور اس بات کو خوب انجوائے کیا۔ آج میں سوچتی ہوں تو لگتا ہے کہ وہ آپ نے خاکسار کی دلجوئی کے لئے کیا اور اس طرح سے آپ نے خود ہی اس واقعہ کو پُر لطف بنا دیا۔

خاکسار نے حضرت میاں صاحب سے اپنے مرحوم دادا جی سابق درویش کا ذکر کیا تو بڑی محبت سے ان کی باتیں بتائیں۔ ایک واقعہ جو سکول کے طلباء کے لئے آپ نے یہ بیان کیا کہ جب آنحضورﷺ ایک محفل میں تشریف فرما تھے تو آپ نے صحابہ کرامؓ سے دریافت فرمایا کہ کونسا درخت ہے جو گٹھلی سمیت سراسر شفاء ہے تو تمام صحابہ کرامؓ خاموش رہے۔ حضرت عمرؓ کے صاحبزادہ نے ان سے محفل کے اختتام کے بعد کہا کہ مجھے معلوم تھا لیکن میں پیارے نبیؐ کے احترام اور جھجک میں خاموش رہا تو حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم اس کا جواب آنحضورؐ کو بتا دیتے تو مجھے زیادہ خوشی ہوتی۔ مکرم میاں صاحب نے ارشاد فرمایا کہ طلباء میں جھجک نہ آنے دیں ان میں اعتماد کی فضا قائم کرنا نیز پُراعتماد بنانا ٹیچر کی ذمہ داری ہے۔

مکرم میر انجم پرویز صاحب

## حضرت مسیح موعود اور خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں

# مشہور شاعر۔ اسد اللہ خاں غالبؔ کا کلام

اردو زبان کے بہت بڑے اور معروف شاعر مرزا اسد اللہ خاں غالب کو یہ عزّوشرف حاصل ہے کہ امام الزمان حضرت مسیح موعود نے اور بطور خاص آپ کے خلفائے کرام نے اس کے بعض اشعار کو اپنی تقاریر وخطابات اور مضامین وتحریرات میں بیان فرمایا ہے۔ اس مضمون میں ایک حد تک ان اقتباسات کو یکجا کر کے ترتیب دی گئی ہے۔ جن میں بعض مقامات پر تو غالب کی شاعری اور شخصیت پر تبصرہ کیا گیا اور بعض جگہوں پر رواں مضمون میں غالبؔ کے اشعار کو سجایا گیا ہے۔ امید ہے کہ قارئین اس کو دلچسپی کے ساتھ پڑھیں گے اور لطف اندوز ہوں گے۔

## حضرت ناصح جو آویں دیدہ و دل فرش راہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’حِبی فی اللہ مولوی عبدالغنی صاحب معروف مولوی غلام نبی خوشابی دقیق فہم اور حقیقت شناس ہیں اور علم عربیہ تازہ بتازہ ان کے سینہ میں موجود ہیں۔ اوائل میں مولوی صاحب موصوف سخت مخالف الرائے تھے۔ جب ان کو اس بات کی خبر پہنچی کہ یہ عاجز مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے اور مسیح ابن مریم کی نسبت وفات کا قائل ہے۔ تب مولوی صاحب میں پورانے خیالات کے جذبہ سے ایک جوش پیدا ہوا اور ایک عام اشتہار دیا کہ جمعہ کی نماز کے بعد اس شخص کے رد میں ہم وعظ کریں گے۔ شہر لدھیانہ کے صدہا آدمی وعظ کے وقت موجود ہو گئے۔ تب مولوی صاحب اپنے علمی زور سے بخاری اور مسلم کی حدیثیں بارش کی طرح لوگوں پر برسانے لگے اور صحاح ستہ کا نقشہ پرانی لکیر کے موافق آگے رکھ دیا۔ ان کے وعظ سے سخت جوش مخالفت کا تمام شہر میں پھیل گیا، کیونکہ ان کی علمیت اور فضیلت دلوں میں مسلّم تھی لیکن آخر سعادت ازلی کشاں کشاں ان کو اس عاجز کے پاس لے آئی اور مخالفانہ خیالات سے توبہ کر کے سلسلہ بیعت میں داخل ہوئے۔ اب ان کے پرانے دوست ان سے سخت ناراض ہیں مگر وہ نہایت استقامت سے اس شعر کے مضمون کا ورد کر رہے ہیں۔

حضرت ناصح جو آویں دیدہ و دل فرش راہ
پر کوئی مجھ کو تو سمجھاوے کہ سمجھائیں گے کیا

(ازالۂ اوہام۔ روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 525)

## ابن مریم ہوا کرے کوئی

حضرت مسیح موعود کے دعاوی پر ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو ایک لمبا چوڑا خط لکھا۔ اس کا جواب جو آپ نے تحریر فرمایا اس کی نقل حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بھی پیش کی۔ حضرت مسیح موعود نے اس جواب کو اپنی تصنیف لطیف ’’ازالہ اوہام‘‘ کے آخر پر من وعن درج فرما دیا ہے۔ اس خط کے آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

’’بھائی صاحب! مرزا جی اس صدی کے مجدد ہیں اور مجدد اپنے زمانے کا مہدی اور اپنے زمانہ کے شدت مرض میں مبتلا مریضوں کا مسیح ہوا کرتا ہے اور یہ امر بالکل تمثیلی ہے جیسے مرزا جی اپنی الہامی رباعی میں ارقام فرما چکے ہیں۔

## رباعی

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا
حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی لقب
خُوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا

میں اب اس خط کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ مولوی محمد حسین صاحب کی اشاعت پر اللہ تعالیٰ جو فیضان کرے گا اس کا اظہار پھر ہو رہے گا۔ یار باقی صحبت باقی

آخر میں یہ تمہیں سنا کر اور ایک تحریک کر کے بس کرتا ہوں۔ عزیز!

ابن مریم ہوا کرے کوئی
میرے دُکھ کی دوا کرے کوئی

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 634)

## گرچہ معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن

حضرت خلیفۃ المسیح الاول آیت قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ............ (سورۃ نحل آیات: 70-71) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

’’بڑی غفلت کا موجب ہے جزا و سزا کا انکار۔ یہی تمام غفلتوں کی جڑ ہے۔ بعض لوگوں نے یہاں تک کہنے کی جرأت کی ہے۔

گرچہ معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے بہلانے کو غالبؔ یہ خیال اچھا ہے‘‘

(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ 299)

## جن کے خون سے اردو بنا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

’’ہماری مادری زبان اردو ہے اور ہمارا خون دہلی والوں کا ہے، بلکہ ان کا خون ہے جن کے خون سے اردو بنا ہے۔ جیسے میر درد اور مرزا غالبؔ‘‘

(مشعل راہ جلد اول صفحہ 537)

اسی طرح حضرت مصلح موعود کے درج ذیل اقتباسات بھی ملاحظہ ہوں:۔

## مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہوگئیں

’’غالبؔ شرابی تھا، لیکن اس کی زباں پر حکمت کی بہت سی باتیں جاری ہوئی ہیں۔ معلوم ہوتا اس کے دل میں ضرور نیکی تھی۔ وہ ایک مقام پر کہتا ہے۔

مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہوگئیں

جب انسان اپنے آپ کو تنعم اور عیش کا عادی بنا لے تو جو حساب بھی آتا ہے اسے سخت معلوم ہوتا ہے لیکن اگر شدائد برداشت کرنے کا انسان عادی بن جائے تو پھر اسے حساب آسان نظر آتا ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ 338)

مندرجہ بالا اقتباس میں جس شعر کا مصرعہ آیا ہے وہ پورا شعر یوں ہے۔

رنج سے خوگر ہوا نساں، تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہوگئیں!

## دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا

’’وَلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۔ شعور وہ علم ہوتا ہے جو انسان کے اندر کی طرف سے باہر کو آتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص کسی دوسرے سے کوئی بات سن کر ایک نتیجہ قائم کرے تو وہ شعور نہیں کہلائے گا۔ وہ یہ نہیں کہہ سکے گا کہ میں نے شعور حاصل کر لیا بلکہ یہ کہے گا کہ مجھے علم ہو گیا، لیکن اگر اس کے نفس کے اندر سے وہ بات پیدا ہو تو وہ کہے گا مجھے فلاں بات کا شعور ہوا۔............ اور شعر کو بھی اسی لئے شعر کہتے ہیں کہ اس کے الفاظ اندر سے باہر آتے ہیں اور اس کا مضمون ایسا ہوتا ہے جو انسان کے اندرونی احساسات کا ترجمان ہوتا ہے اور اسے پڑھ کر انسان یہ محسوس کرتا ہے کہ یہ بات تو میرے اندر بھی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ غالبؔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:۔

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 263)

## جام جم سے یہ مرا جام سفال اچھا ہے

’’غالب نے کہا ہے۔

اور بازار سے لے آئیں گے گر ٹوٹ گیا
جامِ جم سے مرا یہ جامِ سفال اچھا ہے

کہتا ہے میرا مٹی کا پیالہ ٹوٹ گیا تو اور بازار سے لے آؤں گا کیونکہ اس کا ملنا مشکل نہیں۔ اس لئے یہ جام جم سے بہتر کیونکہ اگر وہ ٹوٹ جائے تو اس کا ملنا ناممکن ہے۔

(خطبات محمود جلد ششم صفحہ 56)

## وہ تجھ پر مہرباں کیوں ہو

’’غالب اردو کا ایک شاعر گزرا ہے۔ تھا تو وہ شرابی مگر اس کے کلام میں بعض باتیں عجیب پائی جاتی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دل میں سعادت بھی تھی کیونکہ کہیں کہیں اس کے شعروں سے پتہ لگتا ہے کہ وہ اپنا معشوق خدا تعالیٰ کو قرار دیتا ہے۔ ہمیں اس پر بدظنی کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور الفت ہو۔ وہ ایک شعر میں کہتا ہے۔ ع

ترے بے مہر کہنے سے وہ تجھ پر مہرباں کیوں ہو

کہ میں خدا کو بے مہر بے مہر کہتا ہوں، تو پھر وہ مجھ پر مہربانی کیوں کرے۔ تو جو بندہ خدا تعالیٰ کی حمد نہیں کرتا، بلکہ یہ کہتا ہے کہ خدا نے مجھے کیا دیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس پر جو انعام کیا ہوتا ہے وہ بھی چھین لیتا ہے۔ جب انعام چھن جاتا ہے تب اسے معلوم ہوتا کہ مجھ پر فلاں انعام تھا۔ فلاں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ کے مزید انعام حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی حمد جاری رکھی جائے اور جو نعمتیں اس کی طرف سے ملی ہیں ان کے شکریہ میں بے اختیار الحمد للہ رب العالمین نکلے‘‘۔

(خطبات محمود جلد پنجم صفحہ 209)

حضور نے غالبؔ کے جس شعر کا مصرعہ مندرجہ بالا اقتباس میں درج فرمایا ہے وہ مکمل شعر اس طرح سے ہے۔

نکالا چاہتا ہے کام کیا طعنوں سے تُو غالبؔ
ترے بے مہر کہنے سے وہ تجھ پر مہرباں کیوں ہو

## جان دی، دی ہوئی اُسی کی تھی

غالب کے اس شعر میں بہت بڑی صداقت بیان ہوئی ہے اس لئے ہمارے خلفائے کرام نے اس شعر کو متعدد بار اپنی تقریر وتحریر میں استعمال فرمایا ہے۔ ذیل میں حضرت مصلح موعود کے چند مزید اقتباسات جن میں اس شعر کا ذکر اور تشریح بیان ہوئی ہے پیش خدمت ہیں۔

آپ فرماتے ہیں۔

’’خداتعالیٰ نے تمہارے جان و مال خرید لیے ہیں اور وہ اس کے بدلہ میں تمہیں جنت دے گا۔ گو یا یہ مال و جان کی قیمت ہے اور اسے تحفہ وہی شخص کہہ سکتا ہے جو کہہ دے کہ میں جنت میں نہیں جاتا۔ اگر کوئی شخص یہ کہنے کے لئے تیار ہو کہ میں جنت میں نہیں جاتا، تو ایک حد تک اس کا یہ حق ہوگا کہ وہ انہیں تحفہ کہہ سکے گو غالبؔ والی بات پھر بھی آ جائے گی کہ

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

وہی جان جو ہم نے خداتعالیٰ کے حضور پیش کی وہ کیا تھی۔ خداتعالیٰ کی ہی دی ہوئی تھی۔ پھر اس کی دی ہوئی چیز کو واپس کر کے ہم نے کون سا احسان کیا مگر جہاں تک سودا کا سوال ہے اور جہاں تک قرآن کریم کی آیت بتاتی ہے یہ صاف بات ہے کہ ہمارے جان و مال کے بدلہ میں ہم نے جنت لے لی، تو پھر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے جان و مال تحفہ میں دیئے ہیں۔ وہ تو بطور قیمت دیئے گئے ہیں اور جو چیز بطور قیمت دی جائے۔ وہ تحفہ نہیں کہلا سکتی۔‘‘

(خطبات محمود جلد اول صفحہ 315)

’’مجھے ہمیشہ تعجب آتا ہے کہ وہ لوگ اپنی نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج اور تقویٰ و طہارت پر فخر کرتے ہیں وہ تو کسی تکلیف کے موقعہ پر چلا اٹھتے ہیں کہ خداتعالیٰ نے ہم پر ظلم کیا، لیکن ہندوستان کا وہ مشہور شاعر جو دین سے بالکل ناواقف تھا ایک سچائی کی گھڑی میں باوجود شراب کا عادی ہونے کے کہہ اٹھا کہ۔

جان دی، دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

غور کرنا چاہئے کہ جو چیز بھی انسان کے پاس سے جاتی ہے وہ آئی کہاں سے تھی۔ ذرا اپنی حیثیت کو تو دیکھو۔ وہ کونسی چیز ہے جسے اپنی کہہ سکتے ہو۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 599)

’’انسان اپنے اعمال کے بدلے کسی انعام کا مستحق نہیں ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ غالبؔ نے کہا ہے۔

جان دی دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

یعنی اگر جان بھی انسان خدا کی راہ میں دے دے تو اس کا یہ فعل قربانی نہیں کہلا سکتا کیونکہ جان خداتعالیٰ ہی نے دی تھی۔ اگر کسی کی چیز انسان نے اس کو واپس کر دی اور وہ بھی سالہاسال کے استعمال کے بعد تو اس صورت میں بھی خداتعالیٰ کا ہی ممنون احسان ہوتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے کوئی کام کیا ہے لیکن باوجود اس کے تمام اعمال خدا کی دی ہوئی طاقتوں سے عمل میں لائے جاتے ہیں اور اگر ان اعمال کا کوئی بھی بدلہ نہ ملے تب بھی درست ہے۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 555-556)

# غالب کی حاضر جوابی کا ایک واقعہ

ہمارے وطنی شاعر غالب کی سوانح میں.......... ان کا ایک عجیب تجربہ لکھا ہے۔ وہ آخری شاہ دہلی کے درباری تھے اور خود نوابزادے تھے۔ غدر کے بعد تباہی آئی تو یہ بے چارے بھی فاقوں کو پہنچ گئے۔ آخر کسی نے مشورہ دیا کہ نوکری کر لیں۔ انہی دنوں انگریزی مدرسہ میں فارسی کی پروفیسری کی جگہ خالی ہوئی۔ یہ اس انگریز کے پاس جا پہنچے جس کے سپرد پروفیسر کا انتخاب تھا۔ وہاں پہنچے تو اس نے دیکھتے ہی کہا کہ ’’ہم مسلمان کو نہیں مانگتا‘‘۔ غالب سا حاضر جواب بھلا کہاں چوکتا تھا۔ بولے: صاحب! مسلمان کہاں ہوں آپ کو دھوکا ہوا۔ اگر عمر بھر ایک دن شراب چھوڑی تو کافر اور ایک دن بھی نماز پڑھی ہو تو مسلمان، مگر ان کی حاضر جوابی کام نہ آئی اور صاحب نے گھر سے نکال کر دم لیا‘‘۔

(ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسئلہ کا حل۔ انوار العلوم جلد 11 صفحہ 402)

# مجاز اور استعارہ کا استعمال

مجاز اور استعارہ جو بلاغت کی جان ہوتے ہیں ہر زبان میں پائے جاتے ہیں۔ کلام الٰہی بھی چونکہ انتہائی بلیغ کلام ہوتا ہے اس لئے اس میں بھی حقیقت ظاہر کے ساتھ ساتھ مجازات اور استعارات بکثرت استعمال ہوتے ہیں۔ جن میں دراصل حقیقت ہی کو بیان کیا جاتا ہے۔ عام شعراء کے مقابل پر کلام الٰہی میں یہ نمایاں خوبی بھی پائی جاتی ہے کہ اس میں مجاز و استعارہ کے ساتھ غیر ضروری اور دور از حقیقت مبالغہ نہیں ہوتا۔ اس موضوع پر تفصیلی بحث کے دوران حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

’’غالبؔ کا کلام پڑھ لیا جائے، ذوقؔ کے کلام کو دیکھ لیا جائے۔ وہ مجاز اور استعارے کا استعمال کرتے ہیں یا نہیں؟ اور کیا ان کے کلام کے بعد دنیا میں کوئی ٹھکانہ نہ رہتا ہے یا نہیں رہتا؟ ہم تو دیکھتے ہیں بڑے بڑے ادیب اور بڑے بڑے شاعر روزانہ مجاز اور استعارے اپنے کلام میں استعمال کرتے ہیں اور کوئی شخص ان پر اعتراض نہیں کرتا........... آخر غالبؔ کو دوسروں پر کیا فوقیت حاصل ہے یا ذوقؔ کو دوسروں پر کیا فوقیت حاصل ہے۔ یہی کہ وہ مجاز اور استعارہ میں حقیقت کو بیان کرتے ہیں اور لوگ سن کر کہتے ہیں کہ غالب اور ذوقؔ نے کمال کر دیا، مگر یہ عجیب بات ہے کہ جسے عام کلام میں اعلیٰ درجے کا کلام سمجھا جاتا ہے وہ کمال اگر الٰہی کلام میں آ جائے تو کہتے ہیں کہ پھر تو ٹھکانہ ہی نہ رہا‘‘۔

(تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ 453)

لوگ ایک وقت تک ظلم کو دیکھتے ہیں۔ بلکہ اس میں شریک بھی ہو جاتے ہیں اور بعض شریک تو نہیں ہوتے۔ مگر بے پرواہ ہو کر ایک طرف بیٹھے رہتے ہیں۔ مگر ظلم جب حد کو پہنچ جائے تو ان کی فطرت جوش میں آ جاتی ہے اور کہتی ہے۔ کہ اس سے زیادہ ظلم برداشت نہیں کیا جا سکتا اور وہ لوگ ظالموں سے کہہ دیتے ہیں ۔ کہ ہم نے تمہیں شریف اور جائز کارروائیاں کرنے والا سمجھا تھا۔ مگر اب معلوم ہوا۔ کہ تم برے لوگ ہو۔

غالبؔ نے کہا ہے کہ ؏

درد کا حد سے گزرنا ہے دوا ہو جانا

جب درد حد سے بڑھ جاتا ہے۔ تو وہ بھی ایک علاج ہو جاتا ہے۔

(الفضل 31 جولائی 1935ء)

# حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ ملاقات کا ایک واقعہ

مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب

1968ء کا واقعہ ہے کہ خاکسار کی ڈیوٹی لدھے والا وڑائچ نزد گوجرانوالہ لگی ہوئی تھی۔ خاکسار واپڈا میں ملازمت کرتا تھا۔ مئی 1968ء کو مکرم جناب میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع گوجرانوالہ نے صبح کو تمام احباب جماعت کو بتایا کہ آج ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اسلام آباد سے براستہ گوجرانوالہ شہر تشریف لا رہے ہیں۔ تمام احباب ساڑھے دس بجے صبح بیت الذکر باغبان پورہ کے باہر کھڑے رہیں۔ خاکسار چونکہ ملازم تھا چھٹی لے کر آنا تھا۔ مجھے کچھ دیر ہوگئی تقریباً 12 بج گئے دل میں عشق، شوق اور جوش تھا کہ ایک جھلک پیارے آقا کی نصیب ہو۔ میں لدھے والا وڑائچ سے بیت الذکر گوجرانوالہ تیزی سے آ رہا تھا۔ دل میں یہ تھا کہ میری ملاقات ضرور ہوگی۔ حالانکہ مقررہ وقت گزر چکا تھا۔ پھر بھی دل مطمئن تھا۔ لدھے والا سے تھوڑی ہی دور پہنچا۔ اس جگہ ایک ٹیوب ویل چل رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ سڑک کے کنارے گاڑیاں کھڑی ہیں۔ حضور کی گاڑی درمیان میں اور دو گاڑیاں حضور کے پیچھے کھڑی تھیں۔ میں نے اپنا سائیکل کھڑا کیا اور محافظوں سے عرض کیا حمید الحسن شاہ احمدی ہوں حضور سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔

ایک پہریدار نے حضور سے عرض کیا حضور حمید الدین صاحب آئے ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ حمید الحسن شاہ ہیں ان کو آنے دو۔ خاکسار حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور سے مصافحہ ہوا۔ پھر حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی والدہ کا کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا۔ حضور آپ کی دعا کی برکت سے اب صحت مند ہیں۔ پھر حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ محکمہ بجلی میں ملازم ہیں؟ میں نے عرض کیا جی حضور پھر حضور نے فرمایا کہ آپ اس علاقے کے آفیسر ہیں۔ میں نے عرض کیا حضور نہیں۔ میں لائن مین ہوں۔ آفیسر نہیں ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ جب سسٹم میں خرابی ہوتی ہے تو کون ٹھیک کرتا ہے میں نے عرض کی کہ حضور میں اپنے عملہ کو ساتھ لا کر درست کرتا ہوں۔ تو حضور نے فرمایا تو پھر آپ علاقے کے آفیسر ہوئے۔ پھر حضور نے فرمایا کہ میری طرف سے امیر صاحب ضلع اور تمام جماعت گوجرانوالہ کو السلام علیکم کا پیغام پہنچا دیں۔

میں حضور سے رخصت ہو کر آخری گاڑی کے پاس سے گزرنے لگا جس میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب اس وقت صدر خدام الاحمدیہ نے بڑی شفقت سے کہا کہ آپ کو مبارک ہو کہ آپ کی ملاقات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہوگئی میں نے کہا۔ الحمدللہ

پھر میں بیت الذکر آیا اور مکرم و محترم امیر صاحب ضلع کو حضور کا پیغام پہنچایا۔ اس وقت امیر صاحب کے پاس مربی ضلع مکرم محمد احمد نعیم صاحب جو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے داماد تھے حضور کا پیغام لکھ کر تمام جماعت کو پہنچا دیا اور پھر خاکسار کا تبادلہ سیالکوٹ ہو گیا۔

1976ء میں بطور LSII ترقی ہوگئی اور پھر LSII سے مورخہ 1981ء کو بطور LSI ترقی ہوگئی اور اسی گوجرانوالہ کے علاقے میں متعین ہوا۔ جہاں پیارے آقا نے فرمایا تھا کہ آپ اس علاقے کے آفیسر ہیں۔ پیارے آقا خلیفہ وقت کے منہ مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کس شان کے ساتھ پورے ہوئے ہیں۔ الحمدللہ

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## تکمیل ترجمۃ القرآن

مکرم اکبر علی فوجی صاحب صدر جماعت شوکت آباد کالونی ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

ہماری جماعت شوکت آباد کالونی کے سات بچوں وقاص احمد ولد مکرم شوکت علی صاحب، فیاض احمد ولد مکرم شوکت علی صاحب، احمد حسن ولد مکرم مبارک احمد صاحب مرحوم، زوہیب احمد ولد مکرم مبارک احمد صاحب مرحوم، احمد حسن ولد مکرم ریاست علی صاحب، اسامہ موعود ولد مکرم نور احمد صاحب پی ٹی، شیراز احمد ولد مکرم نور احمد صاحب پی ٹی نے قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ مکمل کرلیا ہے اور ترجمہ قرآن پڑھانے کی سعادت مکرم نعیم احمد ناصر صاحب معلم سلسلہ کے حصے میں آئی جنہوں نے بڑی محنت کے ساتھ تین سال کے عرصہ میں قرآن کریم ترجمہ پڑھایا اور تکمیل ترجمہ کے بعد تمام بچوں کا تحریری امتحان لیا اور تمام بچے کامیاب بھی ہوئے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بچوں کو قرآن کریم کے نور سے منور فرمائے۔ آمین

## تقریب آمین

مکرم صبغت اللہ صاحب سیکرٹری تحریک جدید دارالنصر غربی حبیب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی ماہرہ کومل نے چھ سال چار ماہ کی عمر میں پہلی مرتبہ قرآن کریم کا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 11 فروری 2011ء کو تقریب آمین منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مکرم مغفور احمد منیب صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نور قرآن سے منور فرمائے اور نیک سیرت کرے۔ آمین

## فوری رابطہ کریں

مکرم مبارک احمد صاحب و اہلیہ مکرمہ گلشن مبارک صاحبہ سابقہ ایڈریس 5 25/3 دارالرحمت شرقی ب۔ ربوہ جلد وکالت وقف نو سے رابطہ کرکے ممنون فرمائیں۔

مکرمہ سمیرا جمشید صاحبہ سابقہ ایڈریس معرفت امیر صاحب لاہور جلد وکالت وقف نو سے رابطہ کرکے ممنون فرمائیں۔

(وکیل وقف نو)

## تقریب آمین

مکرم اکبر علی فوجی صاحب صدر جماعت شوکت آباد کالونی ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے عزیزم فیصل محمود نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کی سعادت مکرم نعیم احمد ناصر صاحب معلم سلسلہ کے حصہ میں آئی۔ آمین کی تقریب میں بچے سے قرآن کریم ناظرہ مکرم فوجی نور احمد صاحب (شاہ تاج ملز) نے سنا اور مکرم نعیم احمد ناصر صاحب معلم سلسلہ نے دعا کروائی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن کریم کے نور سے منور فرمائے۔ آمین

## ولادت

مکرم شمیم پرویز صاحب نائب وکیل وقف نو ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہماری پیاری بیٹی مکرمہ حامدہ فرخ صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا فرخ احمد صاحب (واقف نو) انگلش ٹیچر ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ کو مورخہ 24 فروری 2011ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف نو کی مبارک تحریک میں قبول فرماتے ہوئے مرزا احسان لبیب نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مرزا نسیم احمد صاحب حسن آباد ملتان کا پہلا پوتا اور اپنی والدہ کی طرف سے مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مرحوم جھنگ صدر کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ نیک، صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین

## ولادت

مکرم ملک مسعود احمد رہتاسی صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ صائمہ تبسم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ طاہر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ 23 جنوری 2011ء کو ایک بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت منیفہ طاہر عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو صحت والی لمبی اور بابرکت عمر عطا فرمائے نیز خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

## نکاح و تقریب شادی

مکرم محمود احمد بٹ صاحب، سیکرٹری وقف نو ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا کے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم فاروق احمد صاحب کینیڈا کے نکاح کا اعلان مورخہ 30 جنوری 2011ء کو بیت الحمد ناصر آباد شرقی ربوہ میں محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں مفتی سلسلہ احمدیہ وایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر ہمراہ مکرمہ شگفتہ کنول خانم صاحبہ بنت مکرم امان اللہ خان ظفر صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ کیا۔ مورخہ 11 فروری 2011ء کو ان کی تقریب شادی منعقد ہوئی۔ رخصتی کے موقع پر مکرم حافظ قاری مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی نے دعا کروائی۔ مورخہ 12 فروری 2011ء کو رفیع بینکوئیٹ ہال ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بہت بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم آصف رضا صاحب کارکن دفتر اصلاح وارشاد مقامی اطلاع دیتے ہیں:

خاکسار کی والدہ محترمہ روبینہ روحی صاحبہ زوجہ مکرم حفیظ احمد صاحب طویل علالت کے بعد مورخہ 20 فروری 2011ء کو صبح دارالیمن شرقی صادق ربوہ میں وفات پا گئیں۔ اسی روز بعد نماز ظہر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے گراؤنڈ دارالیمن شرقی صادق میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم آصف خلیل صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ بہت نیک، سادہ طبیعت، اور دعا گو خاتون تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹے خاکسار وارث رضا کلاس نہم اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

حب مسان بچوں کے سوکھا پن اور لاغری کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

## اردو شاعر۔ ناصر کاظمی

ناصر کاظمی جن کا پورا نام ناصر رضا کاظمی تھا۔

8 دسمبر 1925ء کو انبالہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم شملہ اور انبالہ میں ہوئی جہاں سے انہوں نے مڈل اور ہائی سکول کے امتحانات پاس کئے۔ پھر اسلامیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا اور ایف اے پاس کرکے بی اے میں پڑھتے بھی رہے لیکن 1945ء میں بعض خاندانی امور کی بنا پر بی اے مکمل کئے بغیر وطن واپس چلے گئے۔

تقسیم کے بعد 7 ستمبر 1947ء کو لاہور آگئے اور اپنی وفات 2 مارچ 1972ء تک یہیں مقیم رہے۔ تقریباً ایک برس "اوراق نو" کے عملہ ادارت میں شامل رہے پھر اکتوبر 1952ء میں "ہمایوں" کے مدیر بنے اور تقریباً 5 برس اس سے منسلک رہے۔ پھر 1957ء میں انتظار حسین کی رفاقت میں ایک پرچہ "خیال" نکالا۔ جس کا صرف ایک ہی شمارہ نکل سکا۔

ناصر کاظمی کی شاعری کا آغاز 1940ء کے لگ بھگ ہوتا ہے۔ بقول ان کے ان کا پہلا شعر غالباً یہ تھا۔

قبول ہے جنہیں غم بھی تری خوشی کے لئے
وہ جی رہے ہیں حقیقت میں زندگی کے لئے

شاعری کی ابتداء سانیٹ اور نظم سے ہوئی اور اس رنگ میں وہ اختر شیرانی سے خاصے متاثر رہے۔ پھر غزل سرائی کی طرف مائل ہوئے۔ جس میں ان کی رہنمائی حفیظ ہوشیارپوری مرحوم نے کی۔ انہی کے مفید مشوروں سے ناصر کاظمی اپنے اس نئے رنگ میں انفرادیت پیدا کرنے میں کامیاب ہوئے۔

1954ء میں پہلا مجموعہ کلام "برگ نے" شائع ہوا۔ جس نے چھپتے ہی ناصر کاظمی کو اردو غزل کے صف اول کے شعراء میں لا کھڑا کیا۔

ناصر کاظمی کی غزل پڑھ کر اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ اچھا غزل گو اس وقت تک شعر نہیں کہتا جب تک اس کے دل کی تڑپ اسے شعر کہنے پر مجبور نہ کردے۔ دل کی تڑپ، بے ساختہ اور بے تابانہ شعر کا لباس پہن لے تو غزل بن جاتی ہے۔ ناصر کی غزل روایت کے تسلسل اور اس کے رچے ہوئے حسن کے ساتھ ساتھ، بے تابانہ تڑپ کی مکمل عکاسی و ترجمان ہے۔ 2 مارچ 1972ء کو لاہور میں ناصر کاظمی کا انتقال ہوا۔

ان کی غزلوں کا دوسرا مجموعہ "دیوان" ان کی وفات کے بعد شائع ہوا۔ پہلی بارش (غزلیں) نشاط خواب (نظمیں) اور سر کی چھایا (کتھا) ان کے دیگر مجموعہ کلام ہیں۔ نثری مضامین کا مجموعہ "خشک چشمے کے کنارے" کے نام سے اشاعت پذیر ہو چکا ہے۔

دائم آباد رہے گی دنیا
ہم نہ ہوں گے کوئی ہم سا ہوگا

تبصرہ

## حفظ قرآن کی فضیلت، اہمیت اور برکات

مؤلف:۔ حافظ مسرور احمد
صفحات:۔ 212

قرآن کریم ایک زندہ اور زندگی بخش کامل کتاب، دائمی وابدی صداقتوں پر مشتمل آخری شریعت اور بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے بہترین ضابطۂ حیات اور دستورالعمل ہے۔ اس کے بے شمار معجزات میں سے ایک زندۂ جاوید معجزہ یہ ہے کہ وعدۂ الٰہی کے مطابق ہر زمانہ میں اس کے لاکھوں حفاظ دنیا میں موجود رہے ہیں اور تا قیامت موجود رہیں گے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کے خلفاء نے جہاں اپنی کتب، تقاریر اور تحریکات کے ذریعہ قرآن کریم کی بے مثال خدمت کی ہے وہاں اکناف عالم میں قرآنی انوار کے انتشار اور حفظ قرآن کے لئے ادارے بھی قائم کئے ہیں۔ مکرم حافظ مسرور احمد صاحب نے قرآن کریم کے حفظ کی فضیلت اور اس کی اہمیت و برکات کو قرآن کریم کی آیات، احادیث نبویؐ اور حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کرام کے ارشادات و فرمودات کی روشنی میں کما حقہٗ واضح کیا ہے۔ کتاب کل آٹھ ابواب اور کم و بیش تین درجن عناوین پر مشتمل ہے۔ بعض عناوین درج ذیل ہیں:۔

قرآن کی سات منازل، آیات سجدہ، استفہامیہ آیات کے جواب میں پڑھی جانے والی دعائیں، قرآن کریم کے حفظ کی فضیلت کا مستشرقین اور اغیار کی طرف سے اعتراف، جماعت احمدیہ اور حفظ قرآن۔ حضرت مسیح موعود کے حافظ قرآن رفقاء کی فہرست، جماعت احمدیہ اور حفظ قرآن، تاریخ حفاظت قرآن، کتاب از اول تا آخر پُر از معلومات حوالہ جات سے مزین ہے۔ انداز تحریر عام فہم اور مربوط ہے۔ خوبصورت کمپیوٹر کمپوزنگ، عمدہ سفید کاغذ، دیدہ زیب رنگین سرورق کے ساتھ کتاب ظاہری و باطنی حسن سے مالا مال اور بلاشبہ قرآنی معلومات کا ایک قابل قدر خزینہ اور جماعت کے لٹریچر میں ایک مفید اضافہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(ن، الف، خادم)

Woodsy... Chiniot
Furniture®
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

# خبریں

### پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ

وفاقی حکومت نے تیل کی قیمتوں میں 9.9 فیصد اضافہ کا اعلان کر دیا ہے۔ نوٹیفکیشن کے مطابق پٹرول کی قیمت میں 7.23 روپے، ہائی آکٹین 8.58 روپے، ہائی سپیڈ ڈیزل 7.76 روپے، لائٹ ڈیزل آئل 6.60 روپے اور مٹی کے تیل کی قیمتوں میں 7 روپے فی لٹر اضافہ کیا گیا ہے۔ اوگرا نے باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے اور نئی قیمتوں کا اطلاق بھی ہو چکا ہے۔

### پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ مسترد، فیصلہ واپس لینے کا الٹی میٹم

ایم کیو ایم نے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافہ مسترد کر دیا ہے۔ اعلامیہ کے مطابق حکومت کی طرف سے پٹرولیم کی قیمتوں میں اضافے کے بعد ایم کیو ایم کی لندن اور پاکستان کی رابطہ کمیٹی کا ہنگامی اجلاس ہوا جس میں پٹرولیم قیمتوں میں اضافے اور اس کے عوام پر پڑنے والے ممکنہ اثرات پر غور کے بعد کمیٹی نے قیمتوں میں اضافہ مسترد کر دیا ہے۔ رابطہ کمیٹی نے الٹی میٹم دیا ہے کہ حکومت یہ اضافہ تین دن کے اندر واپس لے ورنہ آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کریں گے۔

### پیپلز پارٹی کے 7 وزراء پنجاب کابینہ سے فارغ

صدر آصف علی زرداری کی ہدایت پر گورنر پنجاب سردار لطیف کھوسہ نے صوبائی کابینہ سے پیپلز پارٹی کے 7 وزراء نکالنے کے بارے میں وزیراعلیٰ شہباز شریف کی طرف سے بھیجی جانے والی سمری پر دستخط کر دیئے ہیں۔ جس کے بعد یہ وزراء اب صوبائی کابینہ کا حصہ نہیں رہیں گے۔ گورنر نے سمری پر دستخط صدر زرداری سے کراچی میں ملاقات کے بعد کئے ہیں۔

### ضرورت پڑی تو ایک اور لانگ مارچ کروں گا

مسلم لیگ (ن) کے قائد نواز شریف نے کہا ہے کہ اگر ملک وقوم کے مفاد میں ضرورت پڑی تو انقلابی نوجوانوں کے ساتھ ایک اور لانگ مارچ کروں گا۔ ہر سال کھربوں روپے کرپشن کی نذر ہو رہے ہیں۔ اگر حکومت ایجنڈے پر عمل درآمد کرتی تو اس کا ساتھ دیتے۔

### بھارتی جنگی بجٹ میں 11 فیصد اضافہ

جنگی جنون میں مبتلا بھارت نے مالی سال 12-2011 کے بجٹ میں دفاع کیلئے 16 کھرب 40 ارب روپے سے زائد رقم مختص کی ہے۔ آئندہ 10 برسوں میں 100 ارب ڈالر جدید طیاروں اور اسلحے کی خریداری پر خرچ کئے جائیں گے۔ پاکستانی کرنسی میں بھارتی جنگی بجٹ کا حجم 31 کھرب روپے ہوگا جو اس کے قومی بجٹ سے بھی زیادہ ہے۔

### لیبیا میں پھنسے 174 پاکستانی لاہور پہنچ گئے

لیبیا میں پھنسے ہوئے 174 پاکستانی طرابلس سے لاہور پہنچ گئے، ترکش ایئر لائن سے آنے والے پاکستانی لیبیا میں تعمیراتی کمپنی میں ملازم تھے۔ ذرائع کے مطابق مزید 189 پاکستانی جلد ہی پاکستان پہنچ جائیں گے۔ لیبیا میں محصور پاکستانیوں کو دو خصوصی چارٹرڈ پروازوں کے ذریعے نکال لیا گیا جنہیں لاہور لایا جائے گا۔ لیبیا میں تاحال موجود تمام پاکستانی محفوظ ہیں اور سفارتخانہ مسلسل ان سے رابطے میں ہے۔ ذرائع کے مطابق لیبیا میں 18 ہزار پاکستانی ہیں۔

### ریمنڈ کے بدلے عافیہ کو چھوڑنے کی پاکستانی شرط مسترد

امریکی نیوز چینل ''اے بی سی نیوز'' نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان نے اپنے دو شہریوں کے قتل میں گرفتار امریکی اہلکار ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کے بدلے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو چھوڑنے کی شرط عائد کر دی لیکن اوباما انتظامیہ نے اس شرط کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

---

## خریداران الفضل متوجہ ہوں

۞ جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ فروری 2011ء مبلغ 115 روپے بنتا ہے بل کی ادائیگی جلد از جلد کریں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

Best Return of your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس
گل احمد۔ الکرم اور چکن کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

| ربوہ میں طلوع وغروب 2۔ مارچ | |
|---|---|
| طلوع فجر | 5:08 |
| طلوع آفتاب | 6:33 |
| زوال آفتاب | 12:21 |
| غروب آفتاب | 6:08 |

## درخواست دعا

۞ مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے ہم زلف محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گل ولد مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ساکن کوٹ امیر شاہ محلّہ دارالفضل ربوہ بوجہ فالج ساحل ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ اس وقت بے ہوشی کی حالت میں ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

حب جدوار
ہر قسم کے سر درد کیلئے ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

FD-10

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
اٹک پٹرولیم
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
سروس اسٹیشن کی سہولت پمپ کے اندر بھی موجود ہے
ڈسکاؤنٹ ریٹ کے ساتھ
کار فل سروس -/150
کار واش -/70
جنریٹر کی سہولت
نئی انتظامیہ کے ساتھ
احمد نگر نزد ربوہ۔ سرگودھا فیصل آباد روڈ رابطہ: 0321-7715564,0300-8403289